کلمۃ الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر

اونم یروا انا جعلنا حرماً آمناً ویتخطف الناس من حولہم . افبا لباطل یؤمنون وبنعمۃ اللہ یکفرون ٥

محترم قاضی صاحب! زبان کو لگام دیجیئے ___!

جماعت اسلامی کے امیر، اسل پاسبان کے "موجد" اور موجودہ پاسبان ملی کے "دریافت کنندہ" قاضی حسین احمد صاحب کو جب سے "اقتدار فوبیا" ہوگیا ہے انہوں نے گرگٹ کی طرح اتنے رنگ بدلے ہیں کہ یار لوگوں نے اس ضرب المثل کو بدل کر "قاضی کی طرح رنگ بدلنے کی" کی اصطلاح استعمال کرنا شروع کردی ہے۔
اقتدار کے متوالے قاضی صاحب نے اب تک اقتدار کیلئے ہر حربہ اختیار اور استعمال کرکے دیکھ لیا ہے مگر اقتدار سے وہ کوسوں دور ہی ہوتے جارہے ہیں ۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔
اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ آئی جے آئی کی اتحادی سیاست سے لے کر" سولو فلائٹ" کے ذریعے اپنی بدترین شکست اور نسوانی حکومت کیلئے دوسری مرتبہ اقتدار سیڑھی بننے تک انہیں کسی کل چین نہیں آرہا۔ اتحادی سیاست کی بدولت جماعت کو جو چند سیٹیں اور وزارتیں مل جاتی تھیں مگر اب ان "عارضی مزوں" سے بھی محرومی کی وجہ سے رہ رہ کر انہیں وہ بہاریں یاد آرہی ہیں۔
اقتدار جب کسی کی مجبوری بن جاتا ہے تو وہ اس کے لئے سب کچھ داؤ پر لگا دیتا ہے۔لگتا ہے قاضی صاحب نے جماعت اسلامی کی اخلاق و شرافت کے لئے کی گئی ساری محنت اور تگ ودو پر تمین حرف بھیجنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اسی لیے اقتدار کیلئے پاکستان کی نام نہاد سنی اکثریت اور شیعہ اقلیت کو بیک وقت خوش کرنے کے لئے ایک تیر سے دو شکار کرنے کیلئے گذشتہ دنوں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے عجیب وغریب گوہر افشانی فرمائی ہے ۔یقین نہیں آتا کہ یہ اس جماعت کے امیر کا بیان ہے جس جماعت کے سابقہ امیر نے حکومت سعودی عرب سے "فیصل ایوارڈ" وصول لیا تھا۔ اور جس جماعت کے پھلنے اور پھولنے میں سعودی سرمایہ کا بڑا عمل دخل ہے۔ جہاد افغانستان سے لیکر جہاد کشمیر تک جماعت کو معتد بہ سرمایہ سعودیہ سے آتا رہا۔ جماعت کے پرانے ہیڈکواٹر اچھرہ اور موجودہ منصورہ میں عربوں

سے تعلقات بڑھانے کے لئے ایک سیل دن رات سرگرم عمل رہا جس کے بانی و رابطہ عربیہ کے مدیر مرحوم خلیل حامدی سال کا آخر حصہ سعودی عرب میں گذارتے تھے۔ اب سعودی عرب والے کیا سوچتے ہونگے کہ یہ تو عراق کے صدر صدام سے بھی زیادہ نمک حرام نکلے۔ "ہماری بلی ہمیں کو میاؤں میاؤں" عجیب ذہنیت ہے انکی یہ جس برتن میں کھاتے ہیں اسی میں چھید کرتے ہیں۔

محترم قاضی صاحب! اہل بدعت کو خوش کرنے اور انکے ووٹوں کے ذریعے اقتدار کا جھولا جھولنے کے لئے آپ انکے خودساختہ لیڈر شاہ احمد نورانی کا انجام بھول گئے جسے عوام نے صرف ایک مرتبہ ممبر اسمبلی بنوا کر دوبارہ یہ غلطی نہ کی [redacted] عوام اچھی طرح جان گئے ہیں کہ یہ لوگ تو صرف فرقہ پرستی اور ذاتی مفادات کی سیاست کیلئے نظام مصطفیٰ کا نام استعمال کرتے ہیں اب رہی "شیعہ اقلیت" جنہیں خوش کرنے کیلئے آپ کے مرشد سید مودودی صاحب نے خلافت وملوکیت لکھ کر انہیں کس حد تک خوش کرلیا؟ اور ان کے کتنے فیصد ووٹ آپکو پڑتے ہیں؟؟؟

محترم قاضی صاحب!..... اب آپ اپنے گریبان میں جھانک کر بتائیے کہ ان قوتوں کو خوش کرنے کیلئے اور ان کی بولی بول کر آپ نے جماعت اسلامی کی کتنی خدمت کی ہے ؟؟؟

محترم قاضی صاحب!..... اقتدار تو آپکی قسمت میں نہیں ہے۔ مگر فرقہ پرستی کی سیاست چمکانے کیلئے آپکو ذرہ برابر بھی خدا کا خوف نہیں آیا..... ہوس اقتدار نے آپکو اس حد تک اندھا کردیا کہ آپ نے شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار بننے کیلئے فرقہ پرستوں کے مطالبہ سے بھی دو قدم آگے نکل گئے۔ انہوں نے تو صرف یہ مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں بھی وہاں کھل کھیلنے اور "لچ" تلنے کی آزادی دی جائے اور حرمین شریفین کو "کھلا شہر" قرار دیا جائے۔ مگر آپ نے تو سرے سے اسے امریکہ کے قبضہ میں دیدیا۔ اتنی آسانی سے کوئی اپنے مقدس مقامات کسی دشمن کو طشتری میں رکھ کر دیدیگا اور پھر انکا قبضہ بھی تسلیم کرلے گا ایسا کبھی ہوا تو نہیں ہے!!! امت مسلمہ نے تو ابھی تک اسرائیل کا ناپاک وجود تسلیم نہیں کیا جس نے غاصبانہ طور پر فلسطین اور مسجد اقصیٰ پر قبضہ کیا ہوا ہے سوائے آپ کی طرح اقتدار کے بھوکے یاسر عرفات کے!!! مگر آپ نے تو مسجد نبوی پر بھی انکا قبضہ تسلیم کرلیا ہے!!!

مسجد نبوی فروختند وے ارزاں فروختند۔

قاضی صاحب! یہ درست ہے کہ کسی چیز کے عشق میں مبتلا ہوکر انسان ہذیان گوئی پر اتر آتا ہے امت مسلمہ بالخصوص پاکستان کے مخلص عوام اپنے مقدس مقامات کے بارے میں ایسی گفتگو سننے کیلئے ہرگز تیار نہیں ہیں جس طرح آپ نے حرمین شریفین کے بارے میں "گوہر افشانی" فرمائی ہے....!!!

لگتا ہے کہ آپ نے ہوس اقتدار میں حرمین شریفین کی حرمت وتقدس کو بھی پامال کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے

جس کے بارے میں رب کعبہ اپنے قرآن مجید میں قسمیں اٹھائیں (وھذا البلد الامین ۔۔۔ التین ۴) (مجھے قسم ہے اس امن والے شہر کی) اور فرمایا : (وجعلنا البیت مثابۃ للناس و امنا ۔۔ البقرہ : ۱۲۵) " اورجب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے ثواب اورامن کی جگہ بنایا " ایک اور مقام پر فرمایا : ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدیً للعالمین ۔۔۔ آل عمران ۹۶) بےشک سب سے پہلے جو گھر لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے برکت والا اور سارے جہانوں کیلئے ہدایت کا مرکز " ۔۔ !!!

اب ذرا دل تھام کر اس حرم ،امن اور مرکز ہدایت کے بارہ میں قاضی صاحب کی " ہرزہ سرائی " ملاحظہ فرمائیے !

آج حضور کی مسجد امریکہ کے قبضہ میں ہے جسے واگزار کرانا ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے

(روزنامہ خبریں مورخہ ۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۸ ھ بمطابق ۲۰ جولائی ۱۹۹۷)

قاضی صاحب کے اس شوشہ پر ابلیس اب تک بغلیں بجا رہا ہوگا اور قاضی صاحب پہ تحسین و آفرین کے ڈونگرے برسا رہا ہوگا ۔ عربی کی یہ ضرب المثل کتنی سچی ہے کہ " اذالم تستحیی فاصنع ما شئت " جب کوئی شرم وحیا سے عاری ہوجائے تو جو چاہے کرتا پھرے پھر اسے ڈر کاہے کا ؟؟؟ ۔۔۔ جبکہ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ایک ادنی مسلمان بھی بخوبی جانتا ہے کہ حرمین شریفین سے دور کئی میلوں کے فاصلے پر بڑی بڑی چیک پوسٹیں بنادی گئی ہیں جس کی وجہ سے کوئی غیر مسلم ،کافر حدود حرم میں داخل ہونا دور کی بات ہے اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا ۔

یہ تو آجکل کی سرکاری چیک پوسٹیں ہیں جبکہ صحیح بخاری شریف کی ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

" علی انقاب المدینہ ،ملائکۃ لاید خلہا الطاعون ولا الدجال "

مدینہ منورہ کی گھاٹیوں پر فرشتے مقرر ہیں ۔ تاکہ اس میں طاعون اور دجال داخل نہ ہونے پائے ۔

صحیح مسلم شریف کی ایک حدیث میں امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے سوا اور کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال نہ جائے ۔ مدینہ منورہ کی تمام گھاٹیوں پر فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں اور انکی حفاظت کرتے ہیں ۔

مدینہ منورہ کے حرم ہونے کا اعلان زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیئے !

"اللھم ان ابراھیم خلیلک ونبیک ، وانک حرمت مکۃ علی لسان ابراھیم ، اللھم وانا عبدک و نبیک وانی احرم مابین لابتیھا ۔ "

" اے اللہ ! حضرت ابراھیم تیرے خلیل اور نبی تھے ۔ انکی زبان پر تو نے مکہ کو حرم قرار دیا ، اے اللہ ! میں بھی تیرا

بندہ اور پیغمبر ہوں میں مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان تک حرام قرار دیتا ہوں۔"
خاتم الانبیاءؐ نے فرمایا، " ان الایمان لیارز الی المدینہ کما تارز الحیۃ الی جحرھا۔" (صحیح بخاری)
"ایمان مدینہ منورہ میں سمٹ کر ایسے آجائیگا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں سما جاتا ہے"۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" المدینہ قبۃ الاسلام ودار الایمان وراض الھجرۃ ومثوی الحلال والحرام "

"مدینہ منورہ اسلام کا قبہ یعنی (گنبد) ہے۔ ایمان کا گھر ہے اور ہجرت کا مقام ہے اور حلال وحرام کے معلوم ہونے کا ٹھکانا ہے"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا فرامین کی روشنی میں آج بھی اصل اسلام صرف حرمین شریفین میں محدود ہوکر رہ گیا ہے۔ باقی عالم اسلام میں تو شرک وبدعات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے ہیں یہاں تک کہ جماعت اسلامی کے ہیڈکواٹر منصورہ میں بھی امسال بارہ وفات کو بدعتیوں کو خوش کرنے اور ان سے ووٹ کی بھیک مانگنے کی خاطر جشن عید میلاد النبیؐ کا ڈھونگ رچا کر خوب چراغاں کیا گیا نعرۂ رسالت۔ یا رسول اللہ جیسے شرکیہ نعرے بھی لگائے گئے۔ جماعت اسلامی اور بدعتیوں کے درمیان ھلکی سی جو حد فاصل قائم تھی وہ بھی قاضی صاحب کی ھوس اقتدار کی نذر ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

؎ من تو شدم تو من شدی، من جان شدم تو بان شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

بقول نوائے وقت (۲۲ جولائی ۱۹۹۷) کے "سرراہے" کے کالم نگار:

اب قاضی حسین احمد کا نواز شریف اور بے نظیر سے صرف اتنا فرق باقی رہ گیا ہے کہ کسی دن قاضی صاحب بھی پیر دھنکہ شریف والے باباجی کے دربار پر حاضری دے کر ان سے پیٹھ پر دو چار "ڈنڈے" کھا کر انکی صف میں شامل ہوجائیں۔

محترم قاضی صاحب! اگر آپ کو تکلیف آل سعود سے ہے کہ انہوں نے مملکت سعودی عرب کو امن کا گہوارہ اور حرمین شریفین کو حجاج اور عمرہ کرنے والوں کے لئے جدید ترین سہولتوں سے آراستہ و پیراستہ شہروں میں کیوں تبدیل کردیا ہے تو اس پر حسد کرنے کی کیا ضرورت ہے؟۔۔۔ حرمین شریفین کی خدمت کے شرف سے اللہ تعالی جسے نوازنا چاہیں اپنے خاص فضل وکرم سے نوازدیتے ہیں۔۔۔ یختص برحمتہ من یشاء

این طاقت بزور بازو نیست تانہ بخشند خدائے بخشندہ

پروپیگنڈا اور شہرت کی بھوکی جماعت اسلامی تو صرف ایک بار غلاف کعبہ تیار کرکے وہاں بھیجنے سے پہلے

یہاں عوام کی ہمدردیاں بٹورنے اور جلب زر کے لئے اسے خوب استعمال کیا اور پشاور سے لیکر کراچی تک ٹرین کے ذریعے اپنی اس خدمت کعبہ کا وہ ڈھنڈورا پیٹا کہ سعودی حکومت کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے دنیاوی شہرت کے حصول کے لئے استعمال کیے گئے اس غلاف کعبہ کو قبول کرنے سے صاف انکار کردیا۔ یہ تو ہے تمہاری "خدمت کعبہ" کی تاریخ اور اعتراض کرتے ہو تم حکومت سعودی عرب پر !!! " ذات دی کوڑھ کرلی تے شہتیراں نال جھپے"!

محترم قاضی صاحب! حرمین شریفین کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے زبان کو کنٹرول میں رکھا کریں، حرمین شریفین کی تاریخ بتلاتی ہے کہ اس سے ٹکرانے والے ہمیشہ خود پاش پاش ہوجایا کرتے ہیں۔ یمن کے گورنر ابرھہ سے لےکر عراق کے صدر صدام اور آپ کی طرح اس کے حامیوں تک سب کا حشر ایک جیسے ہوا" فاعتبروا یا اولی الابصار"

مگر یاد رکھو! اللہ تعالی کا یہ فرمان آج بھی دنیا بھر میں حرم کے گہوارہ امن ہونے کی گواہی دے رہا ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں۔

(اولم یروا انا جعلنا حرماً آمناً و یتخطف الناس من حولھم)

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ بیشک ہم نے حرم کو امن کا گہوارہ بنادیا ہے جبکہ اسکے اردگرد سے لوگوں کو اچک (لوٹ) لیا جاتا ہے آج بھی جب دنیا سائنسی ترقی کے عروج پر اکیسویں صدی میں داخلے کیلئے بے تاب وبے قرار ہے دنیا کا کوئی ملک امریکہ ہو یا ، یورپ براعظم افریقہ ہو یا براعظم ایشیا روحانی سکون واطمینان کے لحاظ سے کوئی ملک سعودی عرب کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔۔۔

جہاں جرائم کی شرح ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلہ میں ناقابل یقین حد تک کم ہے امریکہ ویورپ کو چھوڑیئے! کسی مسلمان ملک کو ہی امن وامان کے حوالے سے سعودی عرب کے مقابل پیش کیجئے! فان لم تفعلوا اولن تفعلوا۔

سنیئے قاضی صاحب! آج بھی سعودی عرب میں داخل ہوتے ہی آپ (ومن دخلہ کان آمنا) "جو اس شخص اس کے اندر داخل ہوگیا اس کو امن مل جاتا ہے"۔ کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے

اگرچہ یہ آیت حرم کے ساتھ خاص ہے مگر شریعت محمدیہ کی بالادستی۔ شرک وبدعات سے پاک اور حدود اللہ کے نفاذ کی وجہ سے سعودی عرب میں امن و امان کا دور دورہ ہے۔ دوکاندار سونے چاندی اور قیمتی جواہرات سے بھری دوکانیں کھلی چھوڑ کر نمازیں پڑھنے مساجد کو چلے جاتے ہیں منی ایکسچینجر دنیا بھر کی ہر قسم کی نقدی لے کر کھلے عام کاروبار کرتے ہیں اور کوئی ان کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ سعودی عرب میں رہنے والے باسی خواہ عربی ہوں یا عجمی ہر جمعرات کو اپنی گاڑیوں پر اپنے اہل خانہ کے ہمراہ کھلے میدانوں ، دور دراز صحراؤں ، آبادی سے ہٹ

کر باغات، پہاڑوں اور سمندری ساحلوں کی طرف نکل جاتے ہیں اور بعض اوقات راتیں بھی وہیں گزارتے ہیں۔ رقبہ کے لحاظ سے پاکستان سے چار گنا بڑے سعودی عرب میں جہاں کی آبادی نہایت کم اور حدود اربعہ لاکھوں مربع میل تک پھیلا ہوا ہے۔ ان دور دراز میدانوں، صحراؤں اور ساحلوں پر ان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزت، جان اور مال کا محافظ کون ہے؟

آل سعود کو جزیرۃ العرب میں جہاں جہاں کنٹرول ملتا گیا شرک و بدعات کا جنازہ نکالتے گئے۔ توحید وسنت کا بول بالا کرتے چلے گئے اور قرآن وحدیث کا عادلانہ نظام قائم کر کے سعودی عرب کو صحیح اسلامی فلاحی مملکت میں تبدیل کر دیا وہ ملک جہاں پہ آل سعود کی حکومت سے پہلے جان، مال اور عزت محفوظ نہیں تھی۔ حاجیوں کو لوٹ لیا جاتا تھا۔ اور غربت وتنگدستی کا دور دورہ تھا آج اسلامی نظام کے نفاذ کی برکت کی وجہ سے وہی ملک دنیا کے امیر ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ پٹرول کے بے پناہ ذخائر کے علاوہ اب زراعت میں بھی اس نے خود کفالت حاصل کر لی ہے۔ یاد رہے کہ اب سعودی عرب ریگستانی ملک ہونے کے باوجود پڑوسی ممالک کو گندم، سبزیاں اور دودھ وغیرہ برآمد کرنے والا ملک ہے۔

• آج بھی وہاں شرک وبدعات کا ناطقہ بند ہے۔ کسی قسم کے شرکیہ عقائد و اعمال بدعات کے ارتکاب کی اجازت نہیں ہے!!

پوری دنیا کی نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں علی الرغم سعودیہ میں ببانگ دھل حدود اللہ کا نفاذ ہے۔ چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ زانی کو سنگسار کیا جاتا ہے۔ شرابی کو درے لگائے جاتے ہیں۔ قاتل کا سر قلم کیا جاتا ہے۔ اور منشیات فروش کی گردن کاٹی جاتی ہے۔

آج بھی سعودی عرب میں قرآن وحدیث کی حکمرانی ہے۔ اسلامی قانون کی علمداری ہے عدالتوں میں متقی پرہیزگار قاضی کرسئ عدل پر بیٹھے ہیں جہاں پر مدعی، مدعی علیہ کے علاوہ وکالت کے نام پر جرائم پیشہ لوگوں کو اپنے جرائم پہ پختہ کرنے والے اور انہیں سزاؤں سے بچانے والے وکیلوں کا تصور تک موجود نہیں ہے۔

وہ ملک جہاں پہ مہنگائی کا نام ونشان تک نہیں اکثر ضروریات زندگی کی چیزوں کی قیمت آج پندرہ۔ بیس سال پہلے والی قیمت سے زیادہ نہیں ہے۔ جہاں ہر قسم کی تعلیم سکول کالج اور یونیورسٹی تک مفت ہے۔ بلکہ طلبہ کو بھاری وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ جہاں ہر قسم کا علاج فری ہے جس ملک میں بچہ پیدا ہوتے ہی اس کا وظیفہ لگا دیا جاتا ہے۔۔۔
مدینہ منورہ میں مجمع الملک فہد للطباعۃ دن رات قرآن مجید اور ہر زبان میں اسکے تراجم وتفاسیر شائع کر کے کروڑوں کی تعداد بھی پوری دنیا میں فری تقسیم کیئے جاتے ہیں

محترم قاضی صاحب ! جب تک آپ اپنی آنکھوں سے پٹی نہیں کھولیں گئے تب تلک آپکو کچھ نظر نہیں آئے گا۔۔ آج بھی سعودی عرب اسلام اور مسلمانوں کا مرکز ہدایت اور سرچشمۂ رشد ہے۔ پوری دنیا سے لوگ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں حرمین شریفین کی زیارت کر کے اپنے دلوں کے زنگ دور کرتی ہے اور اپنی روحانی دنیا میں انقلاب برپا کرتی ہے۔۔!

اسکے باوجود اگر قاضی صاحب کوے کو سفید کہنے پر تلے ہوئے ہیں تو اسکا کوئی علاج نہیں ہے فرمان باری تعالی ہے!

(افبالباطل یؤمنون وبنعمه الله یکفرون) (العنکبوت، ٦٧)

کیا یہ لوگ جھوٹی بات کا تو یقین کر لیتے ہیں اور اللہ تعالی کی سچی نعمت کو نہیں مانتے۔۔!!!

اس موقع پر ہم حکومت پاکستان کی توجہ قاضی حسین احمد کے ان شرانگیز بیانات کی طرف دلانا چاہتے ہیں جس سے پاکستان کے اپنے اس عظیم برادر ملک سعودی عرب کے درمیان مذہبی سیاسی اور سفارتی تعلقات میں سرد مہری پیدا ہو سکتی ہے۔ سعودی عرب وہ ملک ہے جو ہمیشہ پاکستان کی ہر مصیبت کے وقت پہنچا۔ سیلاب کی ناگہانی صورت ہے یا زلزلہ سے تباہی و بربادی۔ جہاد کشمیر ہو یا جہاد افغانستان ۱۹۶۵ کی جنگ ہو یا ۷۱ کی جنگ پاکستان پر بیرونی قرضوں کی ادائیگی کا دباؤ ہو یا امدادی رقوم کی ضروریات، سیاسی وسفارتی محاذ ہو یا جنگی معرکہ۔ مصیبت کے ہر وقت میں مشکل کے ہر دور میں پاکستانی عوام نے سعودی حکومت اور عوام کو ہمیشہ اپنے شانہ بشانہ پایا۔ اب قاضی حسین احمد کو اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دینا چاہیے کہ وہ اپنی اندرونی سیاسی اقتدار کی جنگ کی خاطر دیرینہ پاک سعودی تعلقات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائیں۔

حکومت سعودی عرب اور بالخصوص مقامی سعودی سفارتخانہ کو بھی ایسے فرقہ ورانہ شرانگریز بیانات پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیے۔ جن مفاد پرست لیڈروں کے دکھانے کے دانت اور ہوں، کھانے کے اور۔۔۔ ایسے لوگ جب سعودی عرب یا ان کے سفارتخانوں میں جاتے ہیں تو انکے بڑے ہی خیر خواہ بنتے ہیں جبکہ اندرون ملک یہ سعودی حکومت اور عوام کے خلاف نفرت کے بیج بوتے ہیں اور انکی جڑیں کاٹتے ہیں۔ اللہ تعالی ان کے شر اور فتنہ سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھے۔

آمین اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔ وما علینا الا البلاغ

سادگی

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت کے دوران جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میں نے شمار کیا تو ان کے تہ بند پر بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔